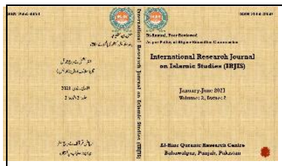

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

مولانا فیض الرحمن الثوری کی مطبوعہ عربی تعلیقات:تعارفی جائزہ

Moulana Faiz-ur-Rahman Al-Souri's Published Arabic Annotations: Introductory Review

1. Dr. Hafiz Jamshed Akhtar,
Lecturer, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: hjakhtar@gudgk.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-3648-2502

2. Hafiz Muhammad Nazeer Al-Madani,
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: madani88001@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-2802-7216

3. Hafiz Abdul-Rahman Al-Madani,
M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: abdulrehmanmadani1435@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-0412-9509

To cite this article: Dr. Hafiz Jamshed Akhtar, Hafiz Muhammad Nazeer Al-Madani and Hafiz Abdul-Rahman Al-Madani. 2022. "مولانا فیض الرحمن الثوری کی مطبوعہ عربی تعلیقات:تعارفی جائزہ: Moulana Faiz-ur-Rahman Al-Souri's Published Arabic Annotations: Introductory Review". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 2), 12-24.

Journal:	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || July - December 2022 || P. 12-24
Publisher:	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-2-2/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.02.u2
Journal Homepage:	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	30 December 2022
License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

The term annotations (Taaliqaat) refer to such details related to the text through which additional information about the text is obtained, but they are not indispensable. In Islamic Sciences, this term is often used in the context of Hadith literature. Some Hadith experts compiled annotations of different Hadith books. Moulana Faiz-ur-Rahman Al-Souri is also one of them. He was an expert in the science of the names of narrators (Asma-ur-Rijaal). He has

compiled valuable annotations on the books of Hadith sciences. In this paper, the methodology of description and research of his Taaliqaa has been analyzed.

Keywords: Hadith, Annotations, Taaliqaat, Faiz-ul-Rahman, Asma-ur-Rijaal

مولانا فیض الرحمن الثوریؒ کا تعلق ڈیرہ غازیخان کے قبائلی علاقہ ٹبی قیصرانی سے تھا، موصوف جنوبی پنجاب کے مشہور محدثین، ماہر علم اسماء الرجال نیز قیصرانی بلوچ قبیلہ کے اولین علماء و محدثین میں سے ہیں۔ آپ کے آباء واجداد ڈیرہ غازیخان سے ہجرت کر کے ریاست بہاولپور میں جاگزیں ہوئے، جہاں آپؒ 1920ء کو پیدا ہوئے۔ اعلی قسم کے بیل اور گائے پالنا آپؒ کے خاندان کا پیشہ تھا جس کی وجہ سے علاقے میں "ڈاندی بلوچ" کے نام سے معروف تھے۔ سرائیکی زبان میں 'ڈاند' بیل کو کہتے ہیں۔ آپؒ نے لفظ 'ڈاندی' کو عربی قالب میں ڈھالتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ "الثوری" کا لاحقہ لگایا۔ بنیادی طور پر آپ سرکاری سکول کے استاذ تھے۔ آپؒ نے اپنے عصر کے کبار محدثین سے استفادہ کیا۔ مولانا الثوریؒ نے 4 دسمبر 1996ء کو اپنے آبائی علاقہ، بستی ڈاندی بلوچاں، اچ شریف میں 76 سال کی عمر میں وفات پائی غفر اللہ لہ۔[1]

محدثین کرام نے حدیثِ نبوی ﷺ کو رطب ویابس سے محفوظ کرنے کے لیے کئی اہم علوم کا اجراء کیا تاکہ کوئی شخص اپنی مرضی سے کوئی بات نبی کریم ﷺ سے غلط منسوب نہ کردے۔ علوم حدیث کے ضمن میں "علم رجال" کا اجراء اور اس علم پر محدثین کرام وائمہ فن کی محنتیں لازوال اور قابل تحسین ہیں۔ علوم حدیث میں اس کا شمار مشکل اور پیچیدہ علوم میں ہوتا ہے کہ جس میں رایان حدیث کے احوال و آثار اور ان کے متعلق علمائے فن کے اقوال پر بحث کی جاتی ہے۔ مولانا ثوریؒ علم رجال کے ماہر تھے۔ آپ نے علوم حدیث کی کتب پر گراں قدر تعلیقات مرتب کی ہیں۔ ان میں سے مطبوعہ تعلیقات کا تعارف و تجزیہ درج ذیل ہے۔

(1) رش السحاب فيما ترك الشيخ مما في الباب:

"جامع ترمذی" حدیث کی معروف کتاب ہے۔ اس کی عربی زبان میں متعدد شروحات مرتب کی گئیں۔ جن میں سے مولانا عبد الرحمن مبارک پوریؒ کی شرح "تحفۃ الاحوذی" کو خاص مقام حاصل ہوا۔ اس پر مولانا ثوریؒ نے تعلیقات مرتب کیں۔ امام ترمذیؒ کا اسلوب یہ ہے کہ آپ کسی باب کے تحت حدیث نقل کرنے کے بعد اس کے دیگر طرق کی طرف (وفي الباب عن فلان) کے ساتھ اشارہ فرمادیتے ہیں کہ اس قبیل کی روایت کو بیان کرنے والے دیگر صحابہ کرام بھی ہیں۔ مثلاً: نماز عشاء و نماز فجر کی فضیلت کے باب میں آپؒ نے ایک حدیث کے آخر میں دیگر طرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

> "وفي الباب عن ابن عمر و ابي هريرة و انس و عمارة ابن روىبة و جندب ابن عبدالله ابن سفيان البجلي و ابي ابن كعب و ابي موسي و بريدة۔"[2]

کہ اس موضوع کے متعلق دیگر رواۃ کی احادیث بھی موجود ہیں۔ امام ترمذیؒ کے اس خاص اسلوب "وفی الباب" کی تخریج میں علمائے رجال نے کام کیا ہے۔ مولانا مبارکپوریؒ نے بھی ان احادیث کی تخریج کی جبکہ سات صد احادیث کی تخریج آپؒ کو نہ مل سکی۔ ان بقیہ میں سے چھ صد احادیث کی تخریج مولانا ثوریؒ نے کردی۔ آپؒ نے اس پر ایک مستقل مسودہ مرتب کیا جسے مکتبہ فاروقیہ ملتان نے 1981ء میں تحفۃ الاحوذی کے ساتھ طبع کیا۔

رش السحاب کا اسلوب:

1 Muḥammad Rafīq Atharī, mawlānā Sulṭān Maḥmūd Muḥaddis̱ Jalāl pwry (Lāhūr : Dār-al-Salām, 2006'), 221-
2 Imām Muḥammad ibn 'Īsá al-Tirmidhī, Sunan al-Tirmidhī (Bayrūt : Dār al-Fikr, 1983') 1 : 142-

مولانا ثوریؒ کا اسلوب یہ ہے کہ آپؒ مولانا مبارک پوریؒ کی تخریج پر وضاحت کرتے ہیں کہ اس راوی کی حدیث کس کتاب میں کس مقام پر موجود ہے۔ مثلاً: امام ترمذیؒ نے مسواک کے متعلق ایک باب کے ذیل میں سیدنا ابو ہریرۃ کی روایت کردہ ایک معروف حدیث لانے کے بعد فرمایا :

"وفي الباب عن ابي بكر الصديق و وعلي و عائشة و ابن وعباس و حذيفة و زيد ابن خالد و انس و عبدالله ابن عمرو و ام حبيبة و ابن عمر و ابي امامة و ايوب و تمام ابن عباس و عبدالله ابن حنظلة و ام سلمة و واثلة و ابي موسي ـ" [3]

کہ اس حدیث کو ان دیگر رواۃ نے بھی بیان کیا ہے۔ روایت کے ذیل میں مولانا عبد الرحمن مبارک پوریؒ رقم طراز ہیں:

"واما حديث عبدالله بن حنظلة لم اقف عليه۔"[4]

"کہ سیدنا عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مجھے نہ مل سکی۔"

مولانا ثوریؒ نے اس روایت کی مفصل تخریج کی اور اس کی بابت ائمہ فن کی آراء کو بھی نقل کیا:

"قال الشيخ اما حديث عبدالله بن حنظلةلم اقف عليه،اقول اخرجه احمد في مسنده 225/5 وابوداؤد و ابن خزيمة في صحيحه 1/11-72 والحاكم و البيهقي و الطحاوي قال الحاكم: صحيح علي شرط مسلم و اقره الذهبي و قال ابن كثير في تفسيره 22/2،اسناد صحيح۔"[5]

آپؒ اسناد کے متعلق ان کی صحت وضعف کی بابت ائمہ فن کی آراء بھی ذکر کرتے ہیں۔ اسی طرح آپؒ نے تخریج حدیث میں کتب اسماء الرجال کو بھی مد نظر رکھا۔ مثلاً: امام ترمذیؒ وضو کے باب میں ایک حدیث لائے جس کے ذیل میں فرمایا:

" وفي الباب عن عثمان و الربيع و ابن عمر و عائشة و ابي امامة وابي رافع و عبدالله بن عمرو و معاوية و ابي هريرة و جابر و عبدالله بن زيد و ابي ذر۔" [6]

اس کی شرح میں مولانا مبارک پوریؒ نے سیدنا جابر سیدنا عبد اللہ بن زید اور سیدنا ابو ذر کی احادیث کی تخریج سے سکوت کیا، جبکہ یہ اشارہ کر دیا کہ اس موضوع کے متعلق احادیث صحاح ستہ کی دیگر کتب میں موجود ہیں۔ اس پر مولانا ثوریؒ نے اضافہ کیا:

" سكت الشيخ عن حديث جابر و عبدالله ابن زيد و ابي ذر ولم يذكر من اخرج حديثهم، اقول اما حديث جابر فاخرجه الترمذي وابن ماجه و الخطيب في تاريخه 3/ 107 واما حديث عبدالله بن زيد فروه مسلم و احمد والطيالسي في مسنده ص 148 ـ"[7]

مولانا ثوریؒ نے وضاحت کی کہ اس باب میں سیدنا جابر کی حدیث کو خطیب بغدادیؒ نے "تاریخ بغداد" میں ذکر کیا ہے۔ اس مخرج کو ذکر کر کے گویا آپؒ نے علم حدیث کے طالب علم کو علم اسماء الرجال کی کتب کی طرف رغبت دلائی ہے۔

(2) مقدمہ تحفۃ الاحوذی کی سولھویں فصل میں اضافہ جات:

3 Imām Muḥammad ibn ʻĪsá al-Tirmidhī, Sunan al-Tirmidhī, 1 : 19 -
4 mawlānā ʻAbd al-Raḥmān Mubārak pwry, Tuḥfat al-aḥwadhī (mltān : Maktabah fārwqyh, 1981'), 1 : 36 -
5 mawlānā Fayḍ al-Raḥmān al-thawrī, rash al-Saḥāb (mltān : Maktabah fārwqyh, 1981'), 1 : 35-
6 Imām Muḥammad ibn ʻĪsá al-Tirmidhī, Sunan al-Tirmidhī, 1 : 52-
7 mawlānā Fayḍ al-Raḥmān al-thawrī, rash al-Saḥāb, 1 : 52 -

مولانا مبارک پوریؒ نے جامع ترمذی کی شرح کرنے سے قبل اس پر ایک مقدمہ مرتب کیا کہ جو دو ابواب اور خاتمہ کی ایک فصل پر مشتمل ہے۔ یہ مقدمہ الگ سے مطبوع ہے۔ اس کے باب دوم کی فصل السادس عشر میں مولانا مبارک پوریؒ نے جامع ترمذی کے رواۃ کی ایک فہرست حروف تہجی کے مطابق مرتب کی اور ہر راوی کے نام کے سامنے اس کی روایت کا حوالہ درج کر دیا۔ مولانا مبارک پوریؒ راوی کا مختصر نسب بھی ذکر کرتے ہیں تاکہ راوی کی درست تعیین ہو سکے۔ بتقاضائے بشریت بعض رواۃ کے نام کے سامنے تحفۃ الاحوذی کے صفحات درج ہونے سے رہ گئے کہ جن کی تکمیل بعد میں مولانا ثوریؒ نے کر دی۔

مولانا ثوریؒ کی تعلیق کا اسلوب:

آپؒ نے اس فہرستِ رواۃ کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور تعلیقات مرتب کیں۔ مولانا مبارک پوریؒ سے اگر کسی جگہ تحفۃ الاحوذی کا صفحہ درج کرنے میں سہو ہوا تو آپؒ نے اس کی تصحیح کی۔ مثلاً: "حرف الالف" کے ذیل میں ایک راوی "احمد بن خالد الخلال" کے ذکر کے بعد مولانا مبارک پوریؒ نے اس کی روایت کا ذکر کیا کہ جلد 4، صفحہ 306 پر موجود ہے۔ مولانا ثوریؒ نے اس کی تصحیح کی کہ اس کی روایت جلد 4، صفحہ 305 پر مذکور ہے[8]۔ جن رواۃ کے سامنے تحفۃ الاحوذی کے صفحات درج نہ تھے آپؒ نے ان کی تکمیل کی۔ مثلاً: "باب الفاء" کے ذیل میں ایک راوی "فضیل بن ابی عبد اللہ المدنی" کا ذکر کیا لیکن تحفۃ الاحوذی میں اس کی روایت کا ذکر نہ کیا۔ اس پر مولانا ثوریؒ نے اضافہ کیا کہ اس کی روایت جلد 3، صفحہ 183 پر موجود ہے۔[9] اسی طرح آپؒ اسمائے رواۃ میں اگر کوئی سہو ہو تو اس کو درست کرتے ہیں۔ اس پر مولانا فیض الرحمن الثوریؒ نے اضافہ کیا:

" والصواب ابو موسي اليماني .....(ج 3، ص 243)۔" [10]

"کہ درست بات یہ ہے کہ ان کی کنیت ابو موسی الیمانی ہے اور ان کی حدیث تحفۃ الاحوذی میں جلد 3، صفحہ 243 پر موجود ہے۔"

اس طرح کی کئی ایک تعلیقات ہیں کہ جو مولانا فیض الرحمن الثوریؒ نے اس فہرست پر مرتب کی ہیں۔

(3) فهرس اسماء الصحابة الذين ذكرهم الترمذي تحت قوله وفي الباب:

جامع ترمذی پر مولانا ثوریؒ کا ایک کام یہ بھی ہے کہ آپ نے "وفي الباب" کے تحت مذکور رواۃ حدیث کی ایک جامع فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب فرمادی۔ آپ ایک راوی کا ذکر کرنے کے بعد اس باب کا ذکر کرتے ہیں کہ جس میں اس کا تذکرہ موجود ہے، بعد ازاں جامع ترمذی میں اس کی روایت کے مقام کو مفصل ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً: آپؒ نے "باب الالف" کے تحت ایک راوی "آبی اللحم" کا ذکر کیا اور بیان کیا کہ اس کا ذکر "باب ما جاء في الاستسقاء" کے ذیل میں جلد 1، صفحہ 389 پر مذکور ہے اور اس کا تذکرہ بھی امام ترمذیؒ نے فقط ایک حدیث کے ذیل میں کیا ہے۔[11] "وفي الباب" کے رواۃ کی تعداد چار صد اڑتالیس ہے۔ آپؒ نے "وفي الباب" کے تحت آنے والی راویات حدیث (صحابیات و تابعات) کا تذکرہ الگ سے "باب النساء" کے تحت درج کیا کہ جن کی تعداد اکاون بنتی ہے۔

(4) الاکمال:

یہ امام ابو المحاسن محمد بن علی الشافعیؒ کی تالیف ہے۔ اس کا مکمل نام "الاكمال في ذكر من له رواية في مسند الامام احمد من الرجال سوي من ذكر في تهذيب الكمال" ہے۔ جس کا عام فہم معنی یہ ہے کہ مسند احمد کے جن رواۃ کا تذکرہ تہذیب الکمال میں موجود نہیں، ان رواۃ

8 mawlānā ‘Abd al-Raḥmān Mubārak Būrī, Tuḥfat al-aḥwadhī (mltān : Nashr al-Sunnah, 1986’), 252 -
9 mawlānā ‘Abd al-Raḥmān Mubārak pwry, muqaddimah Tuḥfat al-aḥwadhī, 297 -
10 ibid -
11 mawlānā Fayḍ al-Raḥmān al-thawrī, Fihris asmā’ al-ṣaḥābah (mltān : Nashr al-Sunnah, 1986’), 1 -

کو شیخ محمد بن علی الشافعیؒ نے الاکمال میں ذکر کر دیا ہے۔ اس میں بیان کردہ رواۃ کی کل تعداد پندرہ صد سولہ ہے۔ جبکہ خواتین راویات (صحابیات و تابعات) کو آپؒ نے الگ طور پر "معجم النساء" کے عنوان کے تحت جمع کیا ہے۔

آپؒ نے حروف تہجی کے اعتبار سے ابواب قائم کیے۔ ہر باب کے ذیل میں اس کے متعلقہ راوی کو ذکر کرتے ہیں۔ آپؒ راوی کا مکمل نسب بیان کرنے کے بعد اس کے اساتذہ میں سے کسی معروف شیخ کا تذکرہ کرتے ہیں بعد ازاں اس راوی سے حدیث کی روایت لینے والے محدثین کرام کی وضاحت کرتے ہیں۔ راوی کے متعلق ائمہ فن کی آراء بھی آپ نے ذکر کی ہیں۔

مولانا ثوریؒ کی "الاکمال" پر تعلیقات کا اسلوب:

آپؒ نے "الاکمال" کو مکمل اپنے ہاتھ سے نقل کیا تاکہ کتاب کا مسودہ محفوظ ہو جائے۔ پھر بیان کیا کہ اس کتاب میں ذکر کردہ رواۃ کی احادیث مسند احمد میں کس مقام پر موجود ہیں۔ بعد ازاں اس متعلقہ راوی پر جرح و تعدیل کے حوالہ سے اضافہ جات مرتب کیے۔ اس ضمن میں آپؒ نے امام ابن حجر العسقلانیؒ کی کتاب "تعجيل المنفعة بزوائد رجال الائمة الاربعة" کو بنیاد بنایا۔ راوی کی جرح و تعدیل میں آپؒ امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ، امام ابن حبانؒ اور امام ذہبیؒ وغیرہ کی رائے کو مقدم رکھتے ہیں۔ اسی طرح آپؒ نے تعلیق میں ایک اضافہ یہ بھی کیا کہ اگر ضرورت محسوس ہو تو اس راوی کی بیان کردہ کسی حدیث کو بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ مثلاً: "باب الالف" میں امام ابو المحاسنؒ نے ایک راوی "ادریس ابو سنان" کا تذکرہ کیا کہ مسند میں ان کا نام ادریس بن منبہ

مذکور ہے کہ جو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ روایت کرتے ہیں وھب بن منبہ سے۔[12] اس کے ذیل میں مولانا ثوریؒ نے تعلیق درج کی، فرمایا:

"حديثه في المسند ج 1 ص 322،.... وانما نسب في الرواية الي والد جده لامه وبيان ذلك ان احمد قال حدثنا يحيي بن آدم حدثنا ابوبكر بن عياش عن ادريس عن ابيه وهب بن منبه عن ابن عباس قال سال رسول الله صلي الله عليه وسلم جبريل ان يراه في صورته.......... ضعفه ابن عدي وقال الدارقطني متروك ۔"[13]

یہاں آپؒ نے وضاحت کی کہ ادریس بن منبہ کی حدیث مسند احمد کی جلد 1، صفحہ 322 پر مذکور ہے اور یہ راوی حدیث کو اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اور دادا کو والد کے صیغے سے ذکر کرتے ہیں۔ پھر ائمہ فن کے اقوال ذکر کیے کہ امام ابن عدیؒ اور امام دار قطنیؒ کے نزدیک یہ راوی روایت میں کمزور ہے۔ اگر کسی راوی کے متعلق آپؒ کو علم نہیں ہو پاتا کہ اس کی روایت مسند احمد میں کس مقام پر ہے تو آپؒ اس کے تذکرہ کو خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر کسی مقام پر راوی کے متعلق امام ابن حجر العسقلانیؒ سکوت فرماتے ہیں تو آپؒ اس کے متبادل کے طور پر کسی مرجع و مصدر سے اس راوی پر ائمہ فن کے کلام کو واضح کر دیتے ہیں۔ مثلاً: ایک راوی "اسماعیل بن ایاس بن عفیف" کے تعارف میں امام ابی المحاسنؒ رقم طراز ہیں:

" اسماعيل بن اياس بن عفيف الكندي ، ابو يحيي ، روي عن ابيه عن جده .....وقال البخاري لم يصح حديثه ، يعني حديث جده۔"[14]

12 Imām Muḥammad ibn ʻAlī al-Shāfiʻī, al-Ikmāl (jlālpwr Pīr Wālā : Atharī Idārah Nashr wa taʼlīf, 2020ʼ), 18-
13 mām Muḥammad ibn ʻAlī al-Shāfiʻī, al-Ikmāl, 19-
14 ibid, 26 -

"اسماعیل بن ایاس بن عفیف، جس کی کنیت ابو یحییٰ ہے، یہ اپنے والد اور اپنے دادا سے حدیث روایت کرتا ہے، امام بخاریؒ فرماتے ہیں ہ اس کی حدیث درست نہیں، یعنی اس کے دادا کے واسطہ والی حدیث۔"

اس پر مولانا ثوری نے تعلیق درج کی کہ اس راوی کی حدیث مسند احمد کی جلد 1، صفحہ 209 پر مذکور ہے اور یہ فرمایا کہ اس کے متعلق امام ابن حجر العسقلانیؒ نے "تعجیل" میں سکوت کیا۔ پھر اس کے متعلق امام عقیلیؒ کی جرح کا تذکرہ کیا کہ انہوں نے اس راوی کو کمزور رواۃ میں شامل کیا ہے اور دلیل کے لیے ساتھ امام بخاریؒ کے الفاظ کو بھی نقل کیا ہے۔ آپؒ کے الفاظ درج ذیل ہیں:

" حديثه في المسند ج 1 ص 209 ولم يذكر الحافظ في التعجيل و ذكره العقيلي في الضعفاء و ذكر فيه كلام البخاري ـ"[15]

جب راوی صحابی یا معروف تابعی ہو تو آپ اس کی تعلیق میں اختصار کا اسلوب اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً: "سیدۃ سلمی بنت قیس بن عمرو بن عبید الانصاریۃ النجاریۃ رضی اللہ عنہا" کے متعلق فقط اتنی تعلیق درج کی:

"حديثها في المسند ج 6 ص 379 و ص 422ـ"[16]

"کہ آپ رضی اللہ عنہا کی حدیث مسند احمد میں جلد 6 کے دو صفحات 379 اور 422 پر موجود ہے۔"

یہ کتاب علم رجال میں ایک خاص مقام کی حامل ہے۔ مولانا ثوریؒ کی اس پر تعلیقات قابل قدر ہیں۔ آپؒ نے محنت سے اس کتاب کو اپنے ہاتھ سے مکمل تحریر کیا۔ آپ کی لکھائی اس قدر صاف اور واضح تھی کہ آپ کے اس مخطوط کا ہی عکس لے کر مولانا محمد رفیق اثریؒ نے اسے طبع کر دیا تاکہ اس علمی کام سے طلبہ حدیث استفادہ کر سکیں۔ غفر الله لهم۔

(5) فتح الغفور :

نماز کا مکمل طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو سکھلایا۔ نماز میں دوران قیام کس جگہ ہاتھ باندھنا ہے، اس پر فقہائے کرام نے اختلاف کیا ہے۔ اس مسئلہ پر مولانا محمد حیات سندھیؒ نے ایک کتابچہ " فتح الغفور فی وضع الیدین علی الصدور" کے عنوان سے مرتب کیا۔ اس میں مولانا سندھیؒ نے ان احادیث مبارکہ کو جمع کیا کہ جن میں دوران نماز سینے پر ہاتھ باندھنے کا بیان ہے۔ آپؒ کا اسلوب یہ ہے کہ آپ احادیث کو ذکر کرنے کے ساتھ دیگر کتب مثلاً کتاب التاریخ للامام البخاریؒ، کتاب التمھید للامام ابن عبد البرؒ وغیرہ سے بھی دلیل کو نقل کرتے ہیں۔ جبکہ تفسیر کو بھی اپنی تحریر کا مرجع و مصدر بناتے ہیں اور اس ضمن میں خصوصاً سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک حدیث کے ذیل میں درج کیا:

"قال الخازن و قال ابن عباس رضی اللہ عنہ فصل لربك وانحر، اي وضع يدك اليمنى على الشمال عند النحر ـ"[17]

"خازنؒ نے کہا کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا فصل لربک وانحر کا مطلب یہ ہے کہ دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر نحر کی جگہ (سینے) پر رکھے۔"

تعليقات على الفتح الغفور:

---

15 Imām Muḥammad ibn ʻAlī al-Shāfiʻī, al-Ikmāl, 26 -
16 ibid, 387-
17 mawlānā Muḥammad ḥayāt sndhy, Fatḥ al-Ghafūr (Jalāl Pūr Pīr Wālā : Maṭabiʻ Jamʻīyat Ṭulbah Dār al-ḥadīth mḥmdyh,, S N), 7-

مولانا ثوریؒ نے اس کے متن کی ممکنہ اغلاط کی اصلاح کی۔ اس کے علاوہ آپؒ متن کی روایت کے دیگر طرق بھی درج کرتے ہیں۔ مثلاً: ایک راوی کے ذیل میں آپؒ رقم طراز ہیں:

"و روي الترمذي عن قبيصة بن هلب عن ابيه قال رايته ﷺ يضع يديه علي صدره۔"[18]

"امام ترمذیؒ نے قبیصہ بن ھلب سے روایت کیا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے سینے پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے تھے"۔

مولانا سندھیؒ نے قبیصہ کی وہ روایت درج کی جو کہ مسند احمد میں وارد ہوئی ہے۔ جبکہ مولانا ثوریؒ نے تائید میں قبیصہ کی جامع ترمذی میں مذکور روایت کو تعلیقاً ذکر کر دیا ہے۔ مولانا سندھیؒ نے جن کتب کا اشارۃً ذکر کیا ان کا تعارف مولانا ثوریؒ نے تعلیق میں درج کیا ہے۔ مثلاً، مولانا سندھیؒ رقم طراز ہیں:

"و رايته في التحقيق بلفظ يضع يده علي صدره۔"[19]

"اور میں نے تحقیق میں یہ الفاظ دیکھے، کہ آپ ﷺ نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔"

اب یہاں قاری کے لیے متن کی عبارت کو سمجھنا ایک مشکل امر ہے کہ عبارت میں "تحقیق" سے کیا مراد ہے۔ مولانا ثوریؒ نے اس مقام پر حاشیہ لگایا اور فرمایا:

"التحقيق،اسم كتاب لابن الجوزي ، اورد فيه حديث هلب هذا من مسند احمد۔"[20]

"التحقیق امام ابن جوزیؒ کی کتاب کا نام ہے کہ جس میں ھلب کی مسند احمد والی حدیث درج ہے۔"

اسی طرح آپؒ فتح الغفور کے متن میں موجود محدثین کرام کا مکمل تعارف بھی تعلیق میں درج کر دیتے ہیں۔ مثلاً: متن میں امام سیوطیؒ کے تذکرے پر فرمایا:

"السيوطي، هو جلال الدين عبدالرحمن بن الكمال ابي بكر بن محمد ، ولد في رجب 849ھ ، اخذ العلوم عن علم الدين البلقيني و شرف الدين المناوي و جلال الدين المحلى و سافر الي بلاد الشام والحجاز و اليمن و الهند والمغرب ، تبحر في العلوم ، له مؤلفات كثيرة، توفي يوم الجمعة تاسع جمادي الاولي سنة احدي عشر بعد تسع مائة۔"[21]

ایک مختصر فقہی کتابچہ کو مولانا ثوریؒ نے علم رجال کے قالب میں خوبصورتی سے ڈھال لیا۔ اس مقام پر آپؒ نے امام سیوطی کا مکمل و ضروری تعارف درج کر دیا ہے۔ مولانا ثوریؒ کسی کتاب کے متعلق تذکرہ کرتے ہوئے بسا اوقات ائمہ فن کی اس کتاب کے بارے رائے کو واضح کر دیتے ہیں۔ مثلاً: متن میں صحیح ابن خزیمہؒ کی ایک روایت کے ذکر پر مولانا ثوریؒ نے فرمایا:

" قال السيوطي في تدريب الراوي،صحيح ابن خزيمة اعلي مرتبة من صحيح ابن حبان۔"[22]

"امام سیوطیؒ نے تدریب الراوی میں فرمایا: صحیح ابن خزیمۃ صحیح ابن حبان سے مرتبہ و مقام میں اعلی ہے۔"

---

18 mawlānā Muḥammad ḥayāt sndhy, Fatḥ al-Ghafūr, 2-
19 mawlānā Muḥammad ḥayāt sndhy, Fatḥ al-Ghafūr, 3-
20 ibid, 3-
21 ibid, 6-
22 mawlānā Muḥammad ḥayāt sndhy, Fatḥ al-Ghafūr, 9 -

اسی طرح آپؒ نے اس تعلیق میں جہاں ضرورت پیش آئی تو مسئلہ کی وضاحت کے لیے فقہی اسلوب بھی اپنایا ہے جو کہ براہین وادلہ کے تنوع سے مزین ہوتا ہے۔

(6)العلل المتناهية في الاحاديث الواهية :

یہ کتاب امام عبدالرحمن بن علی ابن الجوزیؒ کی مایہ ناز تصنیف ہے۔ آپ قریشی النسل ہیں۔ آپؒ 509ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ امام ذھبیؒ جب آپ کا تذکرہ کرتے ہیں تو آپ کو شیخ، امام، علامہ، حافظ، مفسر، شیخ الاسلام اور فخر عراق لکھتے ہیں۔[23] اس کتاب میں امام ابن الجوزیؒ ابواب بندی کے ساتھ ان روایات کو لائے ہیں کہ جو موضوع یا ضعیف کے درجے پر ہیں۔ آپؒ نے اس کتاب کو دو مجلدات میں تقسیم کیا ہے۔ کتاب میں درج موضوع اور ضعیف روایات کی تعداد پندرہ صد اناسی ہے۔

تعليقات على العلل المتناهية:

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے اس کتاب کو مخطوط سے نقل کیا تو بحیثیت بشر متن میں کچھ اغلاط باقی رہ گئیں۔ ان اغلاط کی نشاندہی مولانا ثوریؒ نے کی اور اس کتاب کا ایک صحت نامہ ترتیب دیا۔

اصلاح اخطاء:

مولانا ثوریؒ نے جب اصلاح نامہ ترتیب دیا تو اسے جدول کی صورت میں مرتب کیا۔ جدول کا نمونہ درج ہے:

نمبر شمار	جلد وصفحہ	سطر	خطاء(غلط)	صواب(صحیح)

مولانا ثوریؒ نے اس صحت نامہ میں فقط لفظی غلطیوں کی اصلاح نہیں کی بلکہ کسی مقام پر اگر راوی کا نام غلط لکھا گیا تو آپؒ نے اس کے نام کی اصلاح کی۔ مثلاً: جلد 1، صفحہ 291 کی دوسری سطر پر حدیث نمبر 471 کی سند میں ایک راوی کا نام "سلیمان الاشعث" درج ہے آپؒ نے وضاحت کی کہ اس کا نام "سلیمان بن الاشعث" ہے۔[24] راوی کے نام کی تعیین واصلاح میں آپؒ نے بعض مقامات پر کتب حدیث سے ادلہ بھی رقم کیں تاکہ کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے، مثلاً: کتاب کی جلد اول، صفحہ 294 کی تیسری سطر پر ایک سند اس طرح درج ہے:

" قال اخبرني داؤد ابن علي عن ابيه عن جده عن ابن عباس۔"[25]

اس پر مولانا ثوریؒ نے درج ذیل تعلیق رقم کی:

"عن جده ابن عباس،ترمذي مع تحفه الاحوذي 235، مسند احمد 1 : 241۔"[26]

کہ درست سند میں "عن جده عن ابن عباس" کی بجائے "عن جده ابن عباس" کے الفاظ ہیں۔ پھر بطور دلیل آپؒ نے دو کتب احادیث کا حوالہ دیا کہ اس سند کو امام ترمذیؒ اور امام احمد ابن حنبلؒ نے بھی روایت کیا۔ آپؒ نے متن میں سے بعض ایسی اغلاط درست کیں کہ جو بغیر توجہ سے مکمل کتاب پڑھے حل کرنا ممکن نہ تھا۔ ایک مقام پر امام ابن الجوزی رقم طراز ہیں:

" هذا صحيح ، فاما احمد بن عيسي فكان يحيي ابن معين يحلف انه كذاب ۔"[27]

---

23 Imām Muḥammad ibn Aḥmad al-Dhahabī, Siyar A'lām al-nubalā' (Bayrūt : mwśsh al-Risālah, 1989'), 21 : 365-
24 Imām 'Abd-al-Raḥmān ibn 'Alī Ibn al-Jawzī, al-'ilal al-mutanāhiyah (Fayṣal Ābād : Idārat 'ulūm athryh, 1981') 1 : 291 -
25 Imām 'Abd-al-Raḥmān ibn 'Alī Ibn al-Jawzī, al-'ilal al-mutanāhiyah, 1 : 294 -
26 ibid-
27 Imām 'Abd-al-Raḥmān ibn 'Alī Ibn al-Jawzī, al-'ilal al-mutanāhiyah, 2 : 297 -

"یہ حدیث صحیح ہے، جہاں تک احمد بن عیسیٰ کا تعلق ہے تو امام یحییٰ بن معینؒ نے حلفاً اسے کذاب کہا ہے۔"

اس مقام پر مولانا ثوریؒ نے حاشیہ لگایا کہ جب احمد بن عیسیٰ کذاب ہے تو روایت صحیح کیسے ہوئی؟۔ یہاں یقیناً اصل مخطوط میں یہ الفاظ تھے:

"هذا لا يصح " کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

(7)کتاب القراءة خلف الامام:

اس کتاب کے مؤلف امام احمد بن حسین البیھقیؒ ہیں۔ امام ذہبیؒ آپ کو حافظ، فقیہ اور شیخ الاسلام قرار دیتے ہیں۔ آپؒ نے جمادی الاول 458ھ میں وفات پائی۔[28] غفر الله له۔ اس کتاب میں امام بیہقیؒ ان احادیث مبارکہ کو لائے کہ جن میں دوران نماز سورۃ فاتحہ کی تلاوت کا ذکر ہے ۔ اس کتاب کو امام بیھقیؒ نے اٹھارہ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ آپؒ کا اسلوب یہ ہے کہ آپ ایک باب قائم کر کے اس کے متعلقہ نصوص کو ذیل میں جمع کر دیتے ہیں۔ اس کے رواۃ پر جرح وتعدیل کے ضمن میں کلام کرتے ہوئے اس روایت کی استنادی حیثیت کو واضح کرتے ہیں بعد ازاں ذکر کردہ احادیث مبارکہ کی فقہی دلالت پر بحث کرتے ہیں۔

کتاب القراءة پر مولانا ثوریؒ کی تحقیق وتعلیق:

مولانا ثوریؒ نے اس کتاب کی تعلیق میں کئی ایک امور کو ملحوظ رکھا۔ مثلاً: متن میں مذکور احادیث مبارکہ کی تخریج کی۔ جرح وتعدیل میں امام بیھقیؒ کی آراء کو دیگر آراء کے ساتھ تقویت دی۔ مولانا ثوریؒ کبھی تعلیق میں اختصار سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً: امام بیھقیؒ سیدنا ابوہریرۃؓ کی ایک حدیث لائے اور فرمایا کہ اس حدیث کو امام بخاریؒ وامام مسلمؒ نے بھی اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ اس پر مولانا ثوریؒ نے تعلیق درج کی اور اس حدیث کے کئی طرق کو مکمل تخریج کے ساتھ درج کیا:

" رواه احمد(2 : 437 و 1 : 4 و 64)، والبخاري(1 : 100)، ومسلم(1 : 170)، والترمذي(1 : 239)، وابوداؤد(1 : 313)، والنسائي(1 : 104)، والبيهقي في السنن(2 : 122)، وابن خزيمة في صحيحه(1 : 299 و 234)، والطحاوي في شرح معاني الآثار(1 : 137)۔"[29]

اب اس مقام پر مولانا ثوریؒ نے مفصل تخریج کی۔ آپؒ نے یہاں نو کتب کا ذکر کیا کہ جہاں سیدنا ابوہریرۃؓ کی یہ حدیث وارد ہوئی ہے۔ بعض مقام پر آپؒ متن کی پیچیدہ بات کو بھی حل فرما دیتے ہیں۔ مثلاً: متن میں مذکور ہے: (قال الامام احمد..) اب اس مقام پر قاری کے لیے بات مشکل تھی کہ امام احمد سے کون مراد ہیں؟ اس کی توضیح میں مولانا ثوریؒ نے فرمایا:

"وليس المراد الامام احمد بن محمد بن حنبل الشيباني ، احد الائمة الاربعة المشهورين رحمه الله ، بل المراد به مصنف هذا الكتاب نفسه۔"[30]

"یہاں امام حمد بن محمد بن حنبلؒ مراد نہیں کہ جو ائمہ اربعہ میں سے مشہور ایک امام ہیں۔ بلکہ یہاں امام احمد سے مراد اس کتاب کے مصنف امام احمد البیھقی خود مراد ہیں"۔

(8)فهرس مسند كتاب القراءة :

28 Imām Muḥammad ibn Aḥmad al-Dhahabī, Siyar A'lām al-nubalā', 18 : 169-
29 mām Aḥmad ibn Ḥusayn al-Bayhaqī, Kitāb alqrāh Khalaf al-Imām (Jalāl Pūr Pīr Wālā : Atharī adāh Nashr wa ta'līf, 2018'), 9 -
30 Imām Aḥmad ibn Ḥusayn al-Bayhaqī, Kitāb alqrāh Khalaf al-Imām, 12 -

مولانا ثوریؒ نے کتاب القراءۃ میں وارد احادیث کے رواۃ کی ایک فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کی۔ ہر راوی کے نام کے ذیل میں اس کی احادیث کس باب کے تحت اور کتنی مرتبہ وارد ہوئی ہیں، وہ درج کیا اور ساتھ رقم الحدیث بھی شامل کیا تاکہ اس فہرست کا قاری باآسانی راوی حدیث تک پہنچ سکے۔ یہ فہرست سترہ صفحات پر محیط ہے جبکہ اس میں اڑسٹھ رواۃ مذکور ہیں۔ یہ فہرست کتاب القراءۃ کے آخر میں مطبوع ہے۔[31]

(9) جزء القراءة خلف الامام :

یہ امام بخاریؒ کی ایک مختصر تالیف ہے جو کہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں آپؒ نے ان روایات کو جمع کیا ہے کہ جن میں امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرنے کا ذکر ہے، چاہے نماز سری ہو یا جہری ہو، نفل ہو یا فرض ہو وغیرہ۔ امام بخاریؒ ایک صد پچانوے روایات کو اس عنوان کے تحت لائے ہیں۔

تعليق على جزء القراءة:

اس کتاب پر مولانا ثوریؒ نے تعلیقات مرتب کی ہیں۔ آپ متن میں مذکور راوی کا تعارف نقل کرنے کے بعد اس کے متعلق ائمہ فن کی آراء نقل کرتے ہیں اور اس ضمن میں امام ذہبیؒ اور خطیب بغدادیؒ کی آراء کو مقدم رکھتے ہیں۔ مثلاً ایک راوی کے متعلق آپ فرماتے ہیں:

" هو محمود بن اسحق الخزاعي راوي جزء القراءة هذا و جزء رفع اليدين في الصلاة عن البخاري، و روي عنه ابو نصر ..... و روي عنه الامام الدارقطني ـ"[32]

یہاں آپؒ نے راوی کا نسب بیان کیا اور وضاحت کی کہ اس سے امام بخاریؒ کے علاوہ امام ابو نصر اور امام دارقطنیؒ بھی روایات اخذ کرتے ہیں ۔اسی طرح اگر راوی کے نام میں یا اس کے تلفظ کی ادائیگی میں کوئی دقت درپیش ہو تو وہ حل کر دیتے ہیں۔ مثلاً ایک راوی کہ جس کا نام یوسف بن یعقوب السلعی ہے اس کے متعلق فرماتے ہیں:

"بكسر المهملة و فتح اللام و قيل بفتح اوله ثم سكون ، البصري ، كذا في التقريب۔"[33]

کہ اس راوی کے لقب السلعي کو دو طریقے سے پڑھنا درست ہے۔ سین کے کسرہ اور لام کے فتحہ کے ساتھ السِلَعی اور سین کے فتحہ اور لام کے سکون کے ساتھ السَلعی۔ پھر فرمایا کہ یہ بصرہ شہر سے تعلق رکھنے والا ہے اور ساتھ وضاحت کی کہ امام ابن حجر العسقلانیؒ نے تقریب التہذیب میں بھی اسی طرح ذکر کیا ہے۔ آپؒ متن میں وارد ہونے والی آیات کی بھی تخریج کرتے ہیں۔ اسی طرح متن میں لفظی سہو کی بھی نشاندہی کر کے اصل کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً متن میں ایک راوی کے تعارف میں درج ہے: "ولم يسقط" آپؒ نے اس پر تعلیق درج کی :

"ووقع فی التهذیب : ولم تسقط ـ"[34]

کہ تہذیب التہذیب میں اس راوی کے تعارف میں تسقط کا لفظ درج ہے۔ اسی طرح متن میں روایت کردہ اسناد میں کسی مقام پر اگر سہو ہوا تو آپؒ نے اس کی بھی نشاندہی فرمائی ہے۔ مثلاً ایک جگہ سند درج ہے کہ امام بخاریؒ فضیل بن عیاضؒ سے روایت کرتے ہیں۔ اس کے ذیل میں مولانا ثوریؒ رقم طراز ہیں:

---

31 ibid, 207-223 -
32 Imām Muḥammad ibn Ismā‘īl al-Bukhārī, Juz’ Khalaf alqrāh̄ (Lāhūr : al-Maṭba‘ al-‘Arabīyah, 1980’), 1 -
33 Imām Muḥammad ibn Ismā‘īl al-Bukhārī, Juz’ Khalaf alqrāh̄, 5 -
34 ibid, 39 -

"لعل هنا سقط ، فان فضيل ابن عياض مات سنة 186ھ او 187ھ- والامام البخاري ولد

سنة 194ھ فلعل الواسطة بين الامام و فضيل بن عياض سقط من احد النساخ ـ"[35]

مولانا ثوریؒ نے وضاحت کی کہ سند میں سے لازماً کوئی راوی ساقط ہوا ہے یا کسی نسخہ میں خطاء ہوئی ہے۔ کیونکہ فضیل بن عیاضؒ کی وفات امام بخاریؒ کی پیدائش سے قبل ہوئی، تو یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ امام بخاریؒ نے ان سے روایت اخذ کی ہو۔

(10)مراجعت جلاء العينين :

یہ امام بخاریؒ کی ایک مختصر کتاب "کتاب رفع اليدين فی الصلاۃ" پر شیخ بدیع الدین شاہ راشدیؒ کی تعلیق ہے۔ اس میں امام بخاریؒ نے ایک صد اٹھانوے روایات کو جمع کیا ہے جن میں دوران نماز نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے رفع الیدین کا ثبوت وارد ہے۔

شیخ راشدیؒ نے اس کتاب میں مذکور احادیث کی تخریج کی، ان کے دیگر طرق بیان کیے۔ مثلاً امام بخاریؒ نے محارب بن دثارؒ کی رفع الیدین کے متعلق ایک حدیث نقل کی۔ اس کے ذیل میں شیخ راشدیؒ رقم طراز ہیں:

"اخرجه ابن ابي شيبة(1: 235)…. و قال احمد(4 : 145) ، حدثنا محمد بن فضيل

عن عاصم بن كليب به نحوه و قال ابو يعلي في مسنده :5670 ، حدثنا محمد بن عبدالله بن نمير

حدثنا ابن فضيل عن عاصم بن كليب عن محارب بن دثار عن ابن عمر …الخ ـ"[36]

آپؒ نے امام بخاریؒ کی روایت کردہ حدیث کی تخریج کی، اس کے دیگر شواہد کو تلاش کیا۔ اس طرح کے اضافہ جات شیخ راشدیؒ نے مکمل کتاب پر درج کیے ہیں۔ آپؒ ساتھ راوی کی جرح یا تعدیل ذکر کرتے ہیں۔

مولانا ثوریؒ کی مراجعت:

مولانا ثوریؒ اور مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے مل کر اس کتاب کی مراجعت کی۔ مولانا ثوریؒ کی عبارات کے بعد (الثوری) جبکہ مولانا اثری کی عبارات کے بعد (الاثری) درج ہے۔ آپ کا اسلوب یہ ہے کہ آپ بسا اوقات مذکورہ روایت کی تائید میں روایت لے آتے ہیں۔ مثلاً امام بخاریؒ نے ایک روایت ذکر کی کہ سترہ صحابہ کرام سے رفع الیدین کا ثبوت وارد ہے۔ اس پر مولانا ثوریؒ نے تعلیق درج کی، آپ فرماتے ہیں:

"و نقل العيني كلام البخاري هذا في (العمدة)(5 : 272)ووقع فيه تسعة عشر نفسا

(الثوری)ـ"[37]

"اور امام عینیؒ نے امام بخاریؒ کا یہ قول شرح عمدۃ کی پانچویں جلد کے صفحہ نمبر دو صد بہتر پر نقل کیا لیکن اس میں انیس صحابہ کا ذکر ہے (الثوری)۔"

آپؒ نے یہاں قول امام بخاریؒ پر امام بدر الدین عینیؒ کا اختلاف نقل کر دیا ہے۔ مولانا ثوریؒ نے اس مراجعت میں ائمہ فن کی آراء کو بھی راوی پر جرح یا تعدیل کے ذیل میں درج کیا ہے۔ مثلاً ایک راوی کے متعلق آپؒ فرماتے ہیں:

"قال ابوداؤد في السنن بعد ذكر حديث سفيان عن عاصم : هذا حديث مختصر

من حديث طويل ليس بصحيح علي هذا المعني و يؤيده قول البخاري واحمد

35 Imām Muḥammad ibn Ismā'īl al-Bukhārī, Juz' Khalaf alqrāh, 47 -
36 Shaykh Badī' al-Dīn Rāshidī, Jalā' al-'Aynayn (Bayrūt : Dār Ibn Ḥazm, 1996'), 69 -
37 Shaykh Badī' al-Dīn Rāshidī, Jalā' al-'Aynayn, 22 -

و يحيى (الثوري)۔"[38]

آپؒ یہاں راوی پر جرح کے ضمن میں امام ابو داؤدؒ کے قول کو لائے اور امام بخاریؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام یحییٰؒ کے اقوال کے ساتھ تقویت دی اور وضاحت کی کہ یہ روایت ایک طویل روایت کا حصہ ہے کہ جس سے یہاں استدلال کرنا درست نہیں۔اسی طرح آپؒ متن میں درج احادیث مبارکہ کی تخریج بھی جہاں ضرورت ہو تعلیق میں درج کر دیتے ہیں، مثلاً: ایک حدیث کے ذیل میں آپؒ فرماتے ہیں:

"اخرجه النسائي(3:3)ايضا ، قال : اخبرنا محمد بن عبدالاعلي الصنعاني عن المعتمر به

لكن لم يذكر فيه فعل ابن عمر و رواه ابن حزم ايضا(4 : 90) (الثوري) ۔"[39]

آپؒ نے حدیث کی تخریج کی اور اس بات کی وضاحت کر دی کہ سنن نسائی کی روایت میں اس بات کا تذکرہ نہیں ہے کہ یہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل تھا۔

(11) مسند امام ابو یعلیٰ الموصلی:

یہ امام ابو یعلیٰ احمد بن علی الموصلیؒ کی مایہ ناز تصنیف ہے۔اس کو "مسند الصغیر" بھی کہا جاتا ہے۔آپؒ کی ولادت تین شوال 210ھ کو ہوئی۔ آپؒ نے 307ھ میں وفات پائی۔غفر الله له ۔امام دار قطنیؒ آپ کو ثقہ اور مامون کہتے ہیں۔جبکہ امام ذہبیؒ آپ کو الامام، الحافظ اور شیخ الاسلام کے القاب سے ملقب کرتے ہیں۔[40] اپنی کتاب میں آپؒ نے حروف تہجی کی ترتیب سے صحابہ کرام کی روایات کو مسند کی طرز پر مدون کیا۔اس مسند میں ذکر کردہ احادیث مبارکہ کی تعداد 7517 ہے۔اس میں آپؒ نے صحیح اور کمزور دونوں

روایات کو جمع کر دیا ہے، آپؒ احادیث کی سند پر قلیل کلام کرتے ہیں۔اس مسند کی ابتدا آپ نے "مسند ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ" کے ساتھ کی ۔اس کے بعد عشرہ مبشرہ کی مسند کو لائے اس کے بعد حروف تہجی کے اعتبار سے رواۃ صحابہ کرام کی مسانید ذکر کی ہیں۔

مولانا ثوریؒ کی مسند پر تحقیق و تعلیق:

اس کتاب کو مخطوطات سے مولانا اثری حفظہ اللہ نے نقل کیا جبکہ اس کی تحقیق و مراجعت کے دوران کتاب کے اول نصف میں مولانا ثوریؒ نے مولانا اثری کی اعانت کی کہ جس کے متعلق مولانا اثری رقم طراز ہیں:

"لا انسي المشاركة العلميه التي قام بها اخي و زميلي فضيلة الشيخ فيض الرحمن الثوري في

تحقيق النصف الاول من الكتاب ۔"[41]

کہ اس کتاب کے اول نصف کی مراجعت کے دوران میں اپنے بھائی اور دوست شیخ ثوریؒ کی مشارکت کو نہیں بھول سکتا۔آپ نے متن میں درج احادیث کی تخریج کی اس میں ایک بنیادی اصول یہ قائم کیا کہ اگر وہ حدیث صحیحین میں مذکور ہے تو اس کے ذکر پر کفایت کی اور اگر وہ حدیث سنن وغیرہ میں موجود ہے تو اس کی تخریج میں تفصیل ذکر کی اور ساتھ آپ اس حدیث کی صحت و ضعف کی بابت بھی ائمہ فن کی آراء ذکر کرتے ہیں۔مثلاً: مسند سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پہلی حدیث کے ذیل میں آپ فرماتے ہیں:

---

38 ibid, 82 -

39 ibid, 130 -

40 Imām Muḥammad ibn Aḥmad al-Dhahabī, Siyar A‘lām al-nubalā’, 14 : 173-

41 Imām Abū Ya‘lá Aḥmad ibn ‘Alī al-Mawṣilī, Musnad Abū Ya‘lá al-Mawṣilī (Bayrūt, Mawsū‘at ‘ulūm al-Qur’ān, 1988’), 1 : 26 -

"اخرجه الترمذي (ج 1، ص 313، ج 4، ص 84) و ابوداؤد (ج 1، ص 561) وابن ماجه(ص 101) و احمد (ج 1، ص 6-9-10) و الطيالسي (ص 2) و الحميدي (ج 1، ص 2-4) .... وحسنه الترمذي وابن عدي۔"[42]

بیان کردہ حدیث کیونکہ صحیحین میں موجود نہیں تو آپ نے اس کے زیادہ حوالہ جات مفصل انداز میں درج کیے یعنی جلد نمبر اور صفحہ نمبر کا بھی ذکر کر دیا۔ اسی طرح سنن کی کتب کے علاوہ مسند طیالسی اور مسند حمیدی کا بھی حوالہ درج کیا۔ اور آخر میں حدیث کی استنادی حیثیت پر کلام کرتے ہوئے وضاحت کی کہ امام ترمذیؒ اور امام ابن عدیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ اسی طرز پر اس کتاب کی تحقیق کی گئی اور تعلیقات مرتب کی گئیں۔ یہ کتاب موسوعۃ علوم قرآن بیروت اور دار القبلہ للثقافۃ الاسلامیہ، جدہ کے توسط سے چھ مجلدات میں 1988ء میں طبع ہوئی۔

خلاصہ بحث:

مولانا فیض الرحمن الثوریؒ کو اللہ تعالیٰ نے علم اسماء الرجال میں خاص ملکہ عطا کیا تھا۔ رواۃ حدیث کے احوال و آثار اور ان کی روایات کا موقع و محل آپؒ کو ازبر تھا۔ آپ کو مخطوطات و مسودات کے ساتھ دلچسپی تھی۔ آپ ان کی تحقیق کرتے اور بسا اوقات ان مخطوطات و مسودات کو اپنے پاس محفوظ کرنے کے لیے قلم سے اس مخطوطہ کی ایک نقل تیار کر لیتے۔ آپؒ نے علوم حدیث کی مختلف بنیادی کتب پر تعلیقات و حواشی مرتب کیے کہ جن کا مطالعہ علوم حدیث کو سمجھنے اور درست طور پر اس علم سے مستفید ہونے میں یقیناً مدد و معاون ہے۔ آپ کی کثیر تعلیقات میں سے صرف گیارہ کتب طباعت کے مرحلہ سے گزر سکیں کہ جن کا درج بالا سطور میں تعارف و تجزیہ بیان کیا گیا ہے۔ تعلیق مرتب کرتے وقت آپؒ ائمہ فن مثلاً امام بخاریؒ، امام ابن حجرؒ، امام ابن عدیؒ، امام دار قطنیؒ، امام ابن ابی حاتمؒ اور امام ذہبیؒ وغیرہ کی آراء کو مقدم رکھتے ہیں۔ تعلیق کو ادلہ سے مزین کرتے ہیں اور دیگر علوم کی امثلہ و ادلہ کو بطور تقویت کے درج کر دیتے ہیں۔ آپؒ اس بات کو تعلیق کا حصہ نہیں بناتے کہ جس کی دلیل ان کے پاس بنیادی مصادر میں موجود نہ ہو۔ ان تعلیقات میں آپؒ کے اسلوب و منہج کو واضح کرنے کی کوشش اس بحث میں کی گئی ہے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

42 Imām Abū Ya‘lá Aḥmad ibn ‘Alī al-Mawṣilī, Musnad Abū Ya‘lá al-Mawṣilī, 1 : 32